43 P
2398
Urdu
Pos. Lit.
Microfilm

1619/1013

2398

مظلومِ پنجاب

Sangeet O'Dyer Shahi aka
Mazlum Punjab in Urdu
Govt of Punjab

اوم

سانگیت

اوڈوائر شاہی

یعنی

مظلوم پنجاب

جسکو

سورج بھان میٹر راجپوت ساکن بھوانی نے
تصنیف کیا

اور

پبلشر سورج بھان میٹر راجپوت بھوانی نے اپنے اہتمام سے اس
کو آدیہ پریس ہال بازار امرتسر
میں چھپوایا

بار اول تعداد ایکہزار — قیمت فی جلد چھ آنہ

"بلا مہر و دستخط کے کتاب چوری کی سمجھی جاویگی"

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2348
Date 13.2.77
GOVT. OF INDIA

891.43
Ma 565M
P

نویدن

سجنو! منوسمرتی کے چوتھے ادھیائے میں ایک شلوک آتا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ راجہ بے ہتھیاروں پر ہتھیار نہ اُٹھائے اس شلوک سے صرف یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ راجہ اپنی بے ہتھیار رعایا پر ہتھیار نہ اُٹھائے بلکہ اسکا مطلب ہے کہ خواہ دشمن بھی بے ہتھیار ہو اسپر ہمارے دھرم گرنتھوں مذہبی کتب نے ہتھیار اُٹھانیکی سخت ممانعت کی ہے۔ رعایا کیساتھ راجہ کو کیسا سلوک کرنا چاہیئے اسکے متعلق جو حکم ہماری مذہبی کتابیں دیتی ہیں اگر ان کا ذکر کیا جاوے تو ایک بہت بڑی کتاب بننے کا خطرہ ہے مہابھارت شانتی پرب میں لکھا ہے کہ وہی بادشاہ بادشاہ کہلانے کے لائق ہے جسکی حکومت میں رعایا فرزند کیطرح بےخوف رہتی ہو، لیکن ہماری موجودہ حکومت نے ہمارے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے وہ ہم کانگریس کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ سے بخوبی پڑھ سکتے ہیں لیکن اس رپورٹ کا پڑھنا مشکل بھی ہے اور طبیعت کو اکتانے والا ہے۔ بڑی کتاب ہونیکے سبب سے سب بھائی پڑھ کر پنجاب میں کیئے گئے نوکرشاہی کے ظلم و ستم سے واقف نہیں ہو سکتے اسلیئے ہم نے اتنے بھاری ظلم کو اس چھوٹی سی کتاب میں مختصراً تحریر کرنیکی ہمت کی ہے اتنے بھاری ظلم کو کوئی مصنف تحریر نہیں کر سکتا وہ تو صرف آنکھوں کے دیکھنے سے ہی معلوم ہوتا ہے لیکن پھر بھی ہم نے حسب طاقت اس ظلم کا فوٹو کھینچ دکھانیکی کوشش کی ہے اس کتاب سے معمولی لکھے پڑھے اشخاص اور سوانگ تماشوں کے شائقین کو بخوبی پتہ لگ جائیگا کہ ہمارے اوپر برٹش حکومت کے ذریعہ کتنی بے انصافیاں کتنا ظلم و ستم کیسا وحشیانہ سلوک کیا گیا ہے جو کہ کوئی باتہذیب کہلانیوالی کیا بلکہ بدمعاش سے بدمعاش گئی گذری حکومت بھی اپنی رعایا پر کیا؟ کہ اپنے دشمنوں کی رعایا کیساتھ بھی نہیں کر سکتی جو وحشیانہ ظلم اس موجودہ حکومت نے پنجاب میں ہمارے ساتھ کیا ہے اُسی کا ہم نے اس چھوٹی سی کتاب میں نظارہ دکھایا ہے اور کانگریس کی رپورٹ کیمطابق ہی سب باتیں سچ سچ بیان کی ہیں کوئی من گھڑت قصہ لوگوں کو خوش کرنیکے لیئے نہیں بنایا اگر آپ ظالمین پنجاب کا سچا حال جاننا چاہتے ہیں اگر آپ ڈائر کی بہادری اڈوائر کی نادرشاہی اور نوکرشاہی کی کرتوتوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو ایکبار اس کتاب کا مطالعہ کرکے ہمیں ممنون فرمائیں:

آپکا سورج بھان ورما۔ بھوانی

اتھ سانگیت اڈوائر شاہی یعنے مظلوم پنجاب
ادم

منگلا چرن

نمبر ۱

دوہا

مجھے بدھی اور گیان دو، اے میرے بھگوان
اڈوائر کے ظلم کا سچا کروں بیان

چوبولہ

سچا کروں بیان ہوا جو تھا جلیانوالے میں — پڑے ہوئے ہندی ہیں اب بس ظالم کے پالے میں
جکڑا ہوا ہند بے بس ہے غیروں کے تالے میں — گیلے سوکھے سبھی آ رہے چکی کے گالے میں

غزل

حال پنجاب کا مجھ کو بیاں کر دو سنانا ہے — ہوا جو ظلم تھا ہم پر وہی سب کو بتانا ہے
دبایا اوڈوائر نے ہمیں کس طور سے بھائی — عیاں اس کی سبھی کرتوت اب کر کے دکھانا ہے
جو ہتیا کانڈ ڈائر نے کیا پنجاب میں صاحب — نہ انکی بہادری جرت شجاعت کو چھپانا ہے
ہماری ہے بھلی سرکار کیسی نیائے کاری ہے — آج تصویر اس کی ہو بہو یارو بنانا ہے
دیئے رنگروٹ ہم نے کی مدد کتنی لڑائی میں — ملا جو پھل ہمیں اس کا سبھی کو وہ چکھانا ہے

دوڑ:۔ سانچ مضمون اچار دوں۔ نہ کوئی جھوٹھ بھگا رواں۔ بنے ایشور بدھی دو
سور یہ نہیں ہے کوئی میری تک بندی کو شدھ ادو

جواب رنگا کا

نمبر ۲

دوہا

مارچ اٹھارہ اور سن انیس سو انیس
پاس ہوا قانون اک دے بجاوت کے بیس

چوبولہ

وے ہتھیار کو پیش شفیع سب کے کرانا ہے — دکھی دیش کے سر ظالم نے لادا بوجھ گھنا ہے
بہت ہی تھیں تمہی اب ہند انسان کی جا گا ہے — نچھر کی جیوں ہار جا بیں جینا ہوا منع ہے

دوڑ:۔ نہ کوئی ہو وکیل ہے۔ صفائی دلائیل ہے۔ پولس جسکو چاہیگی۔ جیل میں پہونچا دیگی
حال گاندھی سن پائے۔ سو شوے ہند والوں کو یوں تمیں سنائے

891.43
Ma 565 M

جواب گاندھی جی

دوہا — **نمبر ۳**

ہم آشا ہیں تھے لگے مل ہے ہیں سوراج
لیکن برٹش راجیہ نے کیا ظلم کا ساز

چوبرلہ

کیا ظلم کا ساز مدد کا یہ پھل ہمیں ملا ہے
سُن کالا قانون پاس میرا بھی جگر ہلا ہے
زر اور جوان دیئے جبکا بس پا یا یہی صلہ ہے
مرجھا گیا ہند باد ر کا ایک لیشپ کھلا ہے

نوبی

ہند کو جیت کر لو اب پڑے سرکار سے لڑنا
تمہارے پاس ہو دکھ شستر کیول ایک خاموشی
نہ چھوڑو ستیہ کو شانتی کو بھائیو ہرگز
کو پچ گاڑھے کا پہنو اور پڑھتے ہی چلو گے
ساحشا توپ ہند و تیس شین تلوار کا کرنا
نہ پرواہ ہو پڑے گر ظالموں کے ہاتھ کر مرنا
دیر ستیا گرہی ہو تم مشین گن سے نہیں ڈرنا
کٹے سر دھڑ سے لیکن تم قدم پیچھے نہیں دھرنا

دوہڑہ ۔ خلاف رولٹ کو مانو ۔ پرتگیا یہی اٹھا تو نہیں تو پچھتا دگے ۔ بیگناہ جا جیل
دم سے بڑی تکلیف آپ پاؤ گے

جواب رنگا کا

دوہا — **نمبر ۴**

گاندھی جی کے حکم سے ہو یا دیش تیار
ستیا گرہ دھارن کیا لیا شانتی ہتھیار

چوبرلہ

لیا شانتی ہتھیار رولٹ کے مانن سے انکاری
ہند و مسلم ایک ہوئے کھدر کو تن پہ دھاری
اور بریہ قانون توڑنے کی بھی ہے تیاری
دل نہ دکھا دیں کبھی کسی کا کی پرتگیا بھاری

دوہڑہ ۔ حکم گاندھی کا پاکر ۔ لئی ہڑتال بنا کر ۔ لاٹ پنجاب او ڈوائیر جل اُٹھا دل میں کا میر
فکر بھاری کرتا ہے ۔ امن کرن کے لیے اُنہی ہی تیاری کرتا ہے

جواب اوڈوائر کا

دوہا — **نمبر ۵**

چھ اپریل کو ہو گئی ہائے غضب ہڑتال

یہہ سب حالت دیکھہ کر ہوتا ہے مجھے ملال

چوبولہ

ہوتا رنج ملال پھوٹ ہند و مسلم کھوتے ہیں — پہنے ہیں کھدر یہ اپنے لیئے زہر بوتے ہیں
ہوتے ہیں آزاد کھائیں ستیہ گرہ میں غوطے ہیں — دونگا مزا چکھا انہیں یہ کیا دلیر ہوتے ہیں

قوالی

کرہی ہڑتال ہے اسکا مزا ان کو چکھاؤں گا — جو گاندھی کی شرارت ہی اسے جڑ سے مٹاؤنگا
نہیں معلوم ان کو راج سر مائیکل کا ہے — پڑے بیہوش ہیں اب ہوش انکو میں کراؤنگا
بنے باغی ہیں سب ہندو مسلمان سکھہ عیسائی — جیل میں بھیجکر ان کو کھڑی چکی پساؤنگا
جو کہتے ہیں کہ ہیں ستیہ گرہی گاندھی کے چیلے ہیں — بہتوں کو قید پھانسی اور سولی پہ چڑہاؤنگا
اگر مانیں نہیں گے تو میں قتل عام کروا دوں — حکم ڈائر کو دے ملک عدم سبکو دکھاؤنگا

دوڑہ۔ جلد چپڑاسی آؤ۔ دیر تم مت لگاؤ۔ قلم کاغذ لے آنا۔ ہے مجھے آج ہے سب باغی
بدکاروں کو ٹھیک بنانا

جواب چپڑاسی کا

دوہا — **نمبر ۶**

آداب عرض آداب ہے خادم کا سرکار
حکم آپ کا میں بجا لانے کو تیار

چوبولہ

لانے کو تیار ہے مجھے جو آپ حکم فرمادیں — کاغذ قلم ساتھ لایا وارنٹ حضور لکھادیں
اور کام میرے لایق ہو جلدی مجھے بتادیں — خاکسار حاضر ہے جو چاہیں آپ کرادیں

دوڑہ۔ اجازت ہو حضور کی۔ سفر ہو چاہے دور کی۔ نہ دیری میں لاؤنگا
جلدی کام بنائے آپ کی خدمت میں آؤنگا

جواب اڈوایر کا

دوہا — **نمبر ۷**

اے چپڑاسی جلد تو امرتسر کو جائیے
ضلع دعیش کے پاس یہ کاغذ دو پہونچائیے

جواب رنگا کا

دوہا — نمبر ۸

چپڑاسی ڈر کے سبب چلے تیز رفتار
جلدی جا پہونچا وہاں جہاں بھیجا سرکار

چھند

بھیجا جہاں سرکار نے کاغذ وہاں پہونچا دیا
ات رات ڈپوٹی کمشنر پولیس افسیر بلا
دینی اجازت کہ انہیں دم بھر مجھ سے پکڑو آپ ہے
ہوشیار رہنا دیکھنا کچھ بھید کھلجائے نہیں

وہاں سے اجازت پا کر لاہور کا رستہ لیا
وارنٹ کچلو ڈاکٹر ستپال کا دیا کھلا
موٹر بٹھا کر ہتھکڑی ہاتھوں میں جکڑو آپ ہے
ایسا نہ ہو چھپ جائے باغی آپکو پائے نہیں

جواب پولیس کوتوال کا

دوہا — نمبر ۹

حکم دیا جو آپ نے ہے مجھ کو منظور
ان دونوں کو میں پکڑ لاؤں جلد حضور

چوبولہ

لاؤں جلد حضور نہیں کہو جہاں پہونچاؤں
کہاں گئے ستپال اور کچلو میں نہیں بتاؤں

پتہ کیکو لگے نہیں ایسی تجویز بناؤں
کرکے پورا کام انعام حضور آپ سے پاؤں

دوڑ — میں لے موٹر جاؤں گا۔ بٹھا دونوں لاؤنگا۔ کروں تعمیل حکم کی۔ جلاؤں
دونوں کو کردیں نہیں دیر ہو دم کی

جواب زنگا کا

دوہا — نمبر ۱۰

پولیس بھائی پھر رہی امرتسر میں جال
سر مائیکل سے کہے ایک گورا یہ حال

جواب گورے کا

دوہا — نمبر ۱۱

ہے حضور پولیس نے سنی آج غضب کی بات
کل گاندھی پنجاب میں آویگا پربھات

چوبولہ

آویگا پربھات پانچوں کا سردار وہی ہے
جھگڑے باندھنے لیڈن کا سپہ سالار وہی ہے

ستیہ گرہ جو چھڑا ہوا اُس کا اوتار دہی ہے
پھیلا رہا بغاوت بھارت میں سرکار دہی ہے

قوالی

اگر پنجاب میں آیا تو وہ لیکچر سنا دے گا
نہیں ہے زرق اس میں وہ غدر فوراً کرا دیگا
یہہ پنجابی اگر بیٹھے تو ہم کو مار ڈالیں گے
نہ رہنے ملک میں دیں گے یہ باہر نکالینگے
بھلائی چاہتے گر ہو نہ یہاں گاندھی کو آنے دو
قدم پنجاب میں اُسکو نہیں ہرگز بڑھانے دو

شعر

راہ میں اسکو نظر بند آپ کروا دیجئے
ہو جائے جڑ مضبوط اپنی کام ایسا کیجئے
پیشتر یہ کیجئے جل آپ پیچھے پیچھیئے
پنجاب کے پہلے اسٹیشن پر پکڑوا لیجئے

دوہڑہ۔ جلد وارنٹ بھجاؤ۔ نظربندی کرواؤ۔ اسے واپس کروا دو ؛
قابو چلے تو ہندوستان سے بھی باہر بھجوا دو

جواب اوڈوائر کا

دوہا — نمبر ۱۲

اچھا کیا جو آپ نے خبر مجھے دی آن
مائی ڈیر میں تیرا بھولوں نا احسان

چوبولہ

بھولوں نا تیرا احسان کری تم نے یہ بڑی عنایت
ایسا ہی کرنے کی ہے میرے بھی دلکو چاہت
خوش ہو گیا سچ میں بھی ہیں شکر تیری ہدایت
چیمسفورڈ بھی کرے ہماری اچھا جب یار حمایت

دوہڑہ۔ مہربان وہ چیمسفورڈ ہے۔ اجازت دیں ضرور ہے۔ نہ من میں تم گبھراؤ ؛
یہ تو لکھا تار ابھی تم خود جا کے دے آؤ

جواب گورے کا

دوہا — نمبر ۱۳

تار ضروری ہے اسے جلدی اودن پہونچائے
اوتر آویگا ابھی اس میں سنشے نا ئے

چوبولہ

اس میں سنشے نا ہیں سپیشل تار جلد بھجوایا
کیا لکھا مضمون سن کو میرا دل للچایا
دو گھنٹے کے بعد تار کا ہے جواب بھی آیا
اسی لئے ڈیرہ میں اڈوائر پاس لگایا

شعر دوہڑہ۔ تار اوڈوائر کھولا۔ پڑہ لیا جو نہیں بولا۔ سنتری کو بھیجا کر ؛

ایک فوجی افسر کو اپنا حکم رہا لکھوا کر

جواب اوڈوائر کا

دوہا	اوسیکرٹری تم لکھو ذرا کرو مت دیر گر دیری ہو جائے گی موقعہ ملے نہ پھیر	نمبر ۱۴

موقعہ ملے نہ پھیر یہاں گاندھی مسٹر آجاوے سندیشہ دین بنے ہمیں انگریز نہ بچنے پاوے	چوبولہ	بھجوا دیوے عذر سبھی پنجابن کو بھڑکا دے فوجی افسر کو لکھ دو کہ گاندھی کو پکڑا دے

نہ گھسنے پائیں وہ پنجاب میں انکو پکڑ لیجئے — نظر بندی کرا کر جلدی ہی واپس پھرا دیجئے

دوڑہ۔ کام یہ بن جاویگا۔ نہ پھر ہم گھبراویگا۔ مٹے گا سوچ فکر ہے؛
دیگر ہیں باغی جتنے ہیں اونہیں ٹھیک دوں کر ہے

بحر طویل	جواب منتری کا	نمبر ۱۵

جو حکم آپ کا ہو بجا لانا ہے۔ کر سکوں میں نہ اس میں ذرا بھی عذر
سوچ لیجے مگر کام ٹیڑھا ہے یہ عقل ایسی ذرا لیں لڑا بیشتر
اس ہی واقعہ کی پنجاب میں ہو خبر تو پڑے گا رعایا پہ کیسا اثر
کہیں ایسا نہ ہو آپ بدنام ہوں سلطنت آپکی جائے ساری بگڑ

بحر طویل	جواب اوڈوائر کا	نمبر ۱۶

تو عقلمند ہوشیار فاضل بنا اور ہمکو ہے پاگل بنانے لگا
جو کہ سوچا وچارا ہم نے ستم فرق اس میں ہیں تو بتانے لگا
میرا علم و دماغ اور جوہر ہنر تو تجربہ کبھی مٹی میں ملانے لگا
ہند سرکار کا حکم غلطی بتا تو تو اپنی ہی طوطی بجانے لگا

بحر طویل	جواب منتری کا	نمبر ۱۷

کیوں خفا آپ ہوتے ہیں اے مہربان میں نے پاگل کسی کو بتایا نہیں
اور اپنا ہنر جوہر و عقل کو کھا کے کہتا قسم ہوں جتایا نہیں
جو کہ دل میں بچا آپ سے کہہ دیا خیال اپنے کو میں نے چھپایا نہیں
آپ کے حکم کو جلد پورا کروں میں نے اس میں عذر کچھ اٹھایا نہیں

جواب زنگا کا

دوہا	منتری جی وہاں سے چلا پہونچا دفتر جائے لاٹ اوڈوائر کا حکم فوج دیا بھجوائے	نمبر ۱۸
فوج دیا بھجوائے حکم ہے کڑا یہ اوڈوائر کا حکم بجاوے تو اسکو ہے جان جانیکا ڈر کا	چوبولہ	پڑھتے ہی کانپ گیا کلیجہ اس فوجی ماہر کا گر کرے انکار نہ گھر کا رہے نہ باہر کا

دوڑ:- ارادہ کر کے جھٹ پٹ۔ گیا پول ہیں جا ڈٹ۔ ٹرین سے گاندھی آیا
چاروں اور فوج والوں نے گھیرا جلد لگایا

جواب فوجی افسر کا

دوہا	اتر آئیے ٹرین سے گاندھی جی اک بار گرفتار میں آپ کو کرتا ہوں لاچار	نمبر ۱۹

جواب گاندھی جی کا

دوہا	ابھی اترتا ٹرین سے نہیں مجھے انکار چلئے لے چلئے کہاں چلنے کو تیار	نمبر ۲۰

جواب فوجی افسر کا

دوہا	پنکھے کے نیچے بچھی اک کرسی آرام	نمبر ۲۱

اسی ہی ویٹنگ روم میں آپ کریں وشرام

جواب گاندھی جی کا

قوالی

اگر مجھکو بٹھانا ہے تو چرپائی منگا دیجے
یہ گندھی ہے ہوا مجھکو نہیں پل بھر سہاتی ہے
یہ پنکھا ہے ودیشی دورا سکو بھی ہٹا دیجے
یہ کرسی بھی ودیشی ہے میرے من کو نہ بھاتی ہے

جواب زنگا کا

دوہا

کرسی ہٹوا دی دیا پنکھے کو اترائے
گاندھی جی کے واسطے دی چرپائی لائے

نمبر ۲۲

لاونی

چرپائی لاکر کمرے میں بچھوائی
مہاراج خبر یہ دِلّی پہونچی جائے
کر رہے یہاں آرام دیوتا گاندھی
مہاراج منتریوں کے بادل سے چھائے
فوجی افسر نے ہے ترکیب لڑائی
مہاراج چھپا گاندھی جی کو دین بٹھائے
خالی کمرہ ہے جب ہجوم نے پایا
مہاراج پتہ کوئی نہیں سکا لگائے
یہ خبر گئی بھارت میں جہاں جہاں پر
مہاراج ڈاکٹر کچلیو اور ست پال

ودیشی پنکھا منگوائے ہوا کروائی
پھیل گئی بجلی کی جیوں ہے چھپی چھپائی تائے
دِلّی سے آئی ہے ہجوم جیوں آندھی
سر سے سر جُڑ گیا جگہ تل بھر بھی نہیں دکھائے
کر گئی کام ہے اُس کی تیز صفائی
چھوڑ دیا اُن کو فوجی نے شہر بمبئی لجائے
تو کہاں گیا گاندھی یہ شور مچایا
اسی سبب سے سب کے دل میں اگنی بھڑکے بہائے
فوراً ہی بند ہو گئے دو کانیں گھر در
کرتا ہوا تلاش لئے موٹر پہونچا کوتوال

جواب کوتوال کا ڈاکٹر ستیہ پال جی سے

دوہا

ستیہ پال جی آپ کو بلوایا ہے آج
صلاح کرن ہڑتال کی بابت کچھ مہاراج

نمبر ۲۳

بابت کچھ مہاراج بلاتے ہمیں کمشنر صاحب
فکر سواری کا نہ کریں حاضر ہے موٹر جب

چوبولہ

جلدی چلو حضور رہے ہیں انتظار کر صاحب
مہربان آکر بیٹھو چلیگا دفتر صاحب

۔ نہ دیری آپ لگادیں۔ بیٹھ موٹر میں جادیں۔ نہ لوٹوں جھوٹھ کبھی میں
چلئے گا ستیہ پال چھوڑ جاؤں گا یہاں ابھی میں

جواب ستیہ پال کا

دوہا

میں تیرا مطلب سبھی سمجھ گیا کتوال
لیکن ہوں ستیہ گرہی پہنچے جہاں لے چال

نمبر ۲۴

جواب کوتوال کا

دوہا

جو کچھ ہے مینے کہا صرف وہی ہے کام
جھوٹھ نہ بولوں میں کبھی مجھے دہائی رام

نمبر ۲۵

جواب زنگا کا

دوہا

ستیہ پال کو جھٹ لیا موٹر میں بٹھلائے
بند کری موٹر تبھی دینی تیز چلائے

نمبر ۲۶

دینی تیز چلائے مکان کچھو کے باہر آکر
موٹر سے اترا مکان میں جلدی جلدی جاکر

چوبولہ

کوتوال نے فوراً ہی موٹر کو دہی ٹہرا کر
کہنے لگا ڈاکٹر سے بیچ کو شیشو انجھا کر

۔ صفائی وہی لگادے۔ ڈاکٹر کو بہکا دے۔ بات گرتا ہے چھل کی
دکھلا رہا آج انگوہی سبقیں سبھی عقل کی

جواب کوتوال کا

دوہا	ہنس ہنس کے جوڑ خادم کرے جھک بندگی سلام آج آپ کے پاس میں آیا ہوں اک کام	نمبر ۲۷

میں ہوں خدمت میں حاضر ہوا آپ کے آپکو ہے بلایا صلاح کے لئے صرف ہڑتال کے ہی متعلق تمہیں ہے سواری بھی باہر کھڑی آپ کے	بحر طویل	مجھے بھیجا کمشنر بہادر یہاں کر عنایت چلیں آپ جلدی وہاں رائے دینی پڑے گی وہاں مہرباں چل کے موٹر میں تشریف رکھیئے میاں

بحر طویل جواب ڈاکٹر کچلو صاحب نمبر ۲۸

میں سمجھ ہی گیا آپ کی بات کو چال مجھ پہ ستم کیا چھپاتے ہو تم
بات سچی بتا دو مجھے اے میاں لفظ شیریں مجھے کیوں سناتے ہو تم
گفتگو سب مجھے ہے بڑا شک ہوا گر اگر لے کے مجھے کیوں رجھاتے ہو تم
گر پکڑنا ہے مجھ کو پکڑ لیجئے کیوں نہ وارنٹ مجھ کو دکھاتے ہو تم

بحر طویل جواب کوتوال کا نمبر ۲۹

ماجرا جو تھا اصلی چھپایا نہیں میں نے سچ سچ کیا آپ سے ہے بیان
گر پہ وارنٹ ہوتا تو دیتا دکھا بات ڈرنے کی کوئی نہیں تھی یہاں
جھوٹ ہر اپنے کیسی بھی ہے کوئی نہیں پوچھ لیجئے مہربان چاہے جہاں
صرف ہڑتال کی ہی وہاں بات ہے کھا کے میں قسم سچی کروں ہوں عیاں

بحر طویل جواب ڈاکٹر کچلو صاحب نمبر ۳۰

یہ جو ہیں جھوٹ باتیں مجھے حیف ہے قسم کیا کھا کے سچی بناتے ہو تم

ان پڑھوں کو پڑھاتے سبھی ماسٹر یہ ستم ہے پڑھوں کو پڑھاتے ہو تم
رنگ چڑھتا سفیدی پہ دیکھا سدا رنگ کالے پہ اب تو چڑھاتے ہو تم
جس نے لاکھوں مقدموں کی کی پیروی آج اُسکو بھی دھوکے میں لاتے ہو تم

بحر طویل	جواب کوتوال کا	نمبر ۳۱

مہرباں جو ہے شک آپ کو ہو گیا مجھ میں اس کے مٹانے کی طاقت نہیں
میں نہ ہوشیار ہوں نہ عقلمند ہوں جعلسازی کی مجھ میں ہے عادت نہیں
نہ میں انگریز ہوں نہ میں ہوں ماسٹر آپ جھوٹی کہیں یہ مجھے لت نہیں
میں تو سیدھا سادہ ہی خادم ہوں اک مجھ میں کوئی طرح کی شرارت نہیں

جواب ڈاکٹر کچلو کا

دوہا	میں نے پہچانا تیرا کوتوال سب چال لیکن ہوں ستیہ گرہی چھے جہاں کچال	نمبر ۳۲

جواب زنگا کا

دوہا	موٹر میں بٹھلا لیا کچلو کو کتوال دونوں کی جوڑی ملائی ہتھکڑی ڈال	نمبر ۳۳

	چھند	
ہتھکڑی ڈاکٹر و ڈاکو دکھلایا انہیں تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ شہر میں پہنچی خبر پوچھا تو یہ آخر بتایا کہ ڈاکٹر بھی یہی نہیں	چھند	جہاں تھا پہونچا ماسٹر بھی جلدی سے پہونچا دوڑی گئی جنتا اُسی دم ڈاکٹر کچلو کے گھر ان کو بتا کر لے گیا ہے پولیس افسر کہیں
یہ سن جواب ساری پبلک گھبرا گئی مہاراج یہاں پر ان کو بھی نہیں پائے اجان سے پیارے لیڈر پکڑے جاویں	لاونی	جلدی سے دوڑی ستیہ پال گھر آ گئی سب ہی ہووے تردس اور غم میں کھوئے تو پھر دوست کے کیوں نہ ہر دے دکھ پاویں

مہاراج گئے سب کے سب ہیں گھبرائے
یہ ہوئی جدائی انہیں اکدم بھاری
مہاراج لیڈروں بنا ؛ حال بے حال
دونوں ہی پکڑے گئے ہیں لیڈر پیارے
مہاراج کیا ہے سب نے یہی وچار
ننگے سر ننگے پاؤں چلے سب جاتے
مہاراج راستہ لیا اونہوں نے روک

پھرتے چاروں اور چین پل بھر بھی پڑتا نہ ہے
جیسے باہر جل ہیں سے مین نکاری
بچہ بچہ یہی پوچھتا کہاں گئے ستیہ پال
پھوٹے ہیں آج اچانک بھاگ ہیہ ہمارے
پرار تھنا کرنے سے دیگی چھوڑ انہیں سرکار
پل کے آگے ہیں کھڑے سپاہی پاستے
آگے نہیں جاسکے سبکو ہی لیتے ہیں ٹوک

جواب پولیس افسر کا

دوہا	واپس ہو جاؤ ابھی گر ہو تم انسان آگے کو آؤ اگر جاوے مفت میں جان	نمبر ۳۴

جواب ایک انسان کا

دوہا	ہم دُکھیا ہیں جا رہے ضلع دھیش کے پاس وہ سُن لیں فریاد کو ہیں ہوئی یہ آشش	نمبر ۳۵

ہے آشش یہ ہمکو ہوئی سنر یا وہ سُن لینگے اس آرزو کے سبب ننگے پہ جا ہیں چلے لیڈر ملیں گے گر نہیں تجدیں ہیں پران ہے	چھند	کر کے مہر ستیپال کچلو کو رہا کر دینگے مت روکئے صاحب ہیں ہم تو دکھی ہیں دل جلے مرنا ہے ہیں مہربان دیں آپ گولی تان ہیں

جواب زنگا کا

دوہا	ایک آدمی کو رہا کو توال سمجھائے اور بڑھے آگے تبھی گولی دی چلوائے	نمبر ۳۶

دینی چلا ہیں گولیاں کچھ رحم وہ لایا نہیں	چھند	ہائے نربل پر چلے پاپی نربس کھایا نہیں

اتنے ہی اتیا چار سی ہو چکے عدم انسان کئی مچ گئی اس ظلم سے ساری پرجا میں کھلبلی		زخمی پچاسوں ہو گئے پر تھوڑی ہوئی شونت میں غصے میں بھر واپس یہاں سے سب رعایا ہے چلی
سب گئے لوگ اپنے گھر آکر مہاراج چلی پھر بڑی بھیڑ دِس کھائے پھر وہی پولیس ہے کھڑی وہاں پے پائی مہاراج رہے بارسٹر ہی سمجھائے	لاونی	پر لوگوں کی رکھشک لاٹھی لئی اٹھا کر یہ وچار ہے ابھی لیں گے بدلہ سبھی چکائے ساری ہجوم کو دوبارہ رکوائی اتنے ہی میں اک افسر نے پستول اٹھائے
سمجھا بجھانے سے لگی وہ پس رعایا جان چند بھائی ہو گئے منٹوں ہی میں قربان	شعر	قاتلوں نے کر دیا اتنے ہی میں گھمسان ظالم کی گولی سے ہوئے زخمی کئی انسان
یہ دیکھ حال ساری پبلک جھنجھلائی مہاراج آگ میں گھی پڑ گیا اپار جب ہسپتال آگے ہجوم آئی ہے مہاراج بول سے ہوا کلیجہ چاک	لاونی	گاندھی جی پکڑے گئے خبر سن پائی پھر ان کے غصے کا رہا نہ پاراوار لکھ لاشوں کو مسٹر السیڈن ہرشائی ہے تمہیں مزا مل گیا کیا ہندو مسلم اتفاق
یہ سن بڑا غصہ دلوں میں ٹھن گئی یہ ٹھان ہے بھگ گئی آگے سے پیچھے کئی شیطان ہے	شعر	آج اسڈن کا پکڑ کر کھینچ دیویں کان ہے جا چھپی اندر کہیں شکل بچائی جان ہے
پبلک کی چھاتی غصے سے پھٹتی ہے مہاراج زخم یہ جب بھرنے کو آئے پھر آگ کرودھ کی دونی بڑھ جاتی ہے مہاراج ٹامسن نے دی چھیڑ کرائے	لاونی	ڈاٹے سے بھی افسوس نہیں ڈٹتی ہے تبھی دیت ظالم ادھر سے نون مرچ بر کائے کوٹی کو کرم فوراً ہی کرواتی ہے دیا تمنچہ داغ دوبارہ دی پبلک بھڑکائے
اک بنک تھا وہاں پہ کھلا جو نیشنل کہلاوتا سٹوارٹ منیجر تبھی بینت بجھایا جاوتا	شعر	غصے بھرے اشخاص کی وہ ہی نظر میں آوتا سٹوک کو شاد ھکیش کو دکرال کال چباوتا
کچھ لوگوں نے جا مال گدام سنبھارا مہاراج ٹامسن نے پستول اٹھائے وہ بھی فوراً ہی ملک عدم سدھارے	لاونی	مسٹر راولنسن گر کے فتش چھپ سارا جنٹلمے مارے سنگھی کے چہرے دیئے جلائے اک سارجنٹ سدلنڈ سگنج میں مارے

مہاراج پوسٹ آفس اور ٹاؤن ہال		مشن حال کو کچھ لوگوں نے دیا پھونک نکال
اک سٹیشن کو دیا ہے ایک حصہ کو جلا مس شیر ووڈ اپنی رہی تھی تیز سائیکل چلا	شعر	چارٹرڈ کے بنک کا بھی جا دبایا ہے گلا بدمعاش لوگوں نے انہیں بھی [illegible] کر کے ہلا
مس کو جب نیچے سائیکل سے تاڑا مہاراج دیا اک بڈھے نے لاکر بگاڑ تو سب کو سمجھا سمجھا کر مہاراج گئے سب ہی اپنے گھر دوار	لاونی	تو ہوش ہواس گیا اُس کا اڑ سارا کر کے پیار تھا مس کو دینی ہے چھڑا کر بارسٹر بھی ہیں دہیرج رہے بندھا کر ڈپٹی کمشنر بھیج رہے ہیں او ڈوائر کو تار

ڈپٹی کمشنر امرتسر کا او ڈوائر کو تار

دوہا	دس تاریخ اپریل کی آج ہوئی بھوپال گرفتار کچلو کیا اور ساتھ ستیہ پال	نمبر ۳۷

اور ساتھ ستیہ پال مہرشالہ ان کو پہونچایا گرفتار گاندھی سن کے بچہ بچہ جھنجھلایا	چوبولہ	تھوڑی ہی دیری میں اس کا شور شہر میں چھایا لاٹھی لے کے بچے مارنیکو ہجوم ہے آیا
پولس کپتان نے روکا انہیں تھا راستہ میں جب کھلائے غصہ رعایا ہے بڑی جھنجھلائی نیکو نیر جلائے ہال اسٹیشن ڈاک گودام ہیں سارے خیر اب آپ چاہیں تو کریں منظور یہ عرضی	قوالی	چلائی بھی پڑی گولی بڑے باغی ہیں آگے تب کٹی انگریز ماری ہیں بتاؤ کیا کروں میں اب مچایا یہاں پر غدر ہے بگڑی باغی رعایا سب بھیجدیں فوج ایک جنگی یہاں پر مہربان صاحب

دوہڑ:- جلدی یہ کام کیجئے ۔ ملک کو بچا لیجئے ۔ اگر دیری ہو جاوے کمائی سب کھو جاوے ۔ سبھی گورے مر جاویں ۔ بدنامی ہو ہم لندن میں کیسے مکھ دکھلاویں ؛

جواب زنگا کا

دوہا	سر مائیکل کے گئے گیا پہونچ یہ تار بلا کچن کو یوں کہے او ڈوائر سردار	نمبر ۳۸

جواب اوڈوائر کا

نمبر ۳۹ — **دوہا**

تم ہی ہو مسٹر کیچن سب باتوں ہوشیار
امرتسر بھیجوں تمہیں آج ہوا اچار

آج ہوا اچار جلد امرتسر کو جاؤ
گر کام پڑ جائے ڈرو مت گولی بھی برساؤ
باغی ہوئی رعایا ہے جا کر کے اسے دباؤ
دیتا ہوں اختیار فوج سے جو چاہے کرواؤ

دوڑہ:- عدالت خاص بناؤ - سزا سب کو دلواؤ - نہ یہاں کی چنتا کیجے - اگر ضرورت
آن پڑے تو خبر مجھے کر دیجے

جواب مسٹر کچن کا

نمبر ۴۰ — **دوہا**

آپ کریں چنتا نہ کچھ اے مہربان حضور
ٹھیک کام کر دوں سبھی دونگا دبا ضرور

دونگا دبا ضرور سپیشل کورٹ کئی بنواؤں
عذر کریں تو میں فوراً ہی قتل عام کرواؤں
باغی لوگوں کو پکڑوں فوراً ہی سزا دلاؤں
انگریزوں کا بدلہ سارا جاتا ہی چکواؤں

دوڑہ:- آپ آرام کیجے - شراب جام پیجئے - نہ کیجے دل میں غم ہے
غدر کہیں لاہور شہر میں نہیں بغاوت کم ہے

جواب رنگا کا

نمبر ۴۱ — **دوہا**

چلے گئے مسٹر کچن امرتسر تتکال
اب سنئے لاہور کا ذرا غور سے حال

لاہور کا سنئے ذرا کر غور سارا حال ہے
ہمراہ پلو ڈاکٹر پنجاب کا سرمور ہے
شہری جہاں تھا سبھی کی نظربندی کی جیسے پہنچی خبر
یہ خبر پہنچی وہاں پکڑا گیا ستیاپال ہے
چاروں طرف لاہور میں چھایا ہوا اندھیر ہے
ہڑتال فوراً ہو گئی کھلا رہا نہ کوئی در

ہو گئے اکٹھے کچھ پنجابی بھائی
مہاراج چلے سرکاری دفتر جائے
چیف مال ۔ در پے سب پہنچے ہیں جائی
مہاراج روک اس نے سب کو لینے

گاندھی کے چھڑوانے کی ودھی اپجائی
او ڈائر سے پرار تھنا کر گاندھی لیں چھڑوائے
پیچھے سے بھاگی اک پارٹی آ گی
پہرا دیا لگائے اُسے آگے نہ جان دینے

اڑان

جنتا بڑھی آگے پولیس نے دی چلا ہیں گولیاں
خون سے تر ہو گئے کھیلی غضب کی ہولیاں

آہ ظالم مار ڈالا دیں د سنائی بولیاں
دو چار مرتے ہی بھگی ہیں ٹولیوں کی ٹولیاں

لاشوں پے قبضہ فوراً پولیس جما یا
مہاراج بھیڑ جڑ گئی دوبارہ جائے
پھر سپرنٹنڈنٹ پولیس کا گھبرایا ہے
مہاراج گئے چودھری رام بھیج لئے
آواز نہ اُن کی جنتا تک جاتی ہے
مہاراج گئے وہ ضلع دھیش کے پاس

گھائل لوگوں کو تھانے میں پہنچایا
ہٹا رہی ہے پولیس مگر وہ ہٹے ہٹائی نائے
فوراً ہی ضلع دھیش کو بلوایا ہے
جنتا کو واپس جانیکے لئے رہے سمجھا
چلاتے ہیں پر پار نہ بسیانی ہے
عرض کریں ہیں یہ وچار کر پورن ہو گی آشٹر

جواب پنڈت رام بھجت چودھری کا

دوہا	اگر اجازت دیں مجھے اے جناب من آپ تو میں دوں واپس بھیج یہ ہجوم چپ چاپ	نمبر ۴۲

یہ ہجوم چپ چاپ اجازت گر ہو سمجھائیگی
بیٹھیں جا اپنے مکان یہ سب کو بتلائیگی

دھیرج صبر اور خاموشی انکو سکھلانے کی
ستیہ گرہ کا کیا مقصد ہے یہ بھی جتلائیگی

لہٰذا ... اجازت اب حضور دیں ۔ مٹا جھگڑا ضرور دیں ۔ یہ مانو بات ہماری
ورنہ یہ بھولی بھالی پبلک جاوے گی ماری

جواب ڈپٹی کمشنر کا

دوہا	رنج مجھے ہوتا بڑا سن تیری گفتار	نمبر ۴۳

تو ان کو بھولے سے کہے یہ باغی غدار

یہ باغی غدار ارے سردار تو ہی ہے انکا
لیڈر ہے نیتا ہے خدمت گار تو ہی ہے ان کا

ہوا مجھے معلوم سپہ سالار تو ہی ہے ان کا
یہ تیری ہے فوج کپتان یار تو ہی ان کا

دوڑ :- تو ستیہ گرہ سکھلا دے۔ یہاں بھی ہمیں جلا دے۔ بات یہ بھڑکانے کی
پہنچا دوں دو منٹ اجازت تم کو سمجھانے کی

جواب پنڈت رام بھجدت کا

دوہا

اتنے تھوڑے وقت میں دوں کیسے سمجھائے
ہے حضور کچھ اور دیں آپ میعاد بڑھائے

نمبر ۴۴

آپ میعاد بڑھائیں بہت ہی تھوڑی دیر لگاؤں
نہیں یہاں باغی کوئی قسم رام کی کھاؤں

جو شک ہوا آپ کو مجھ پہ اُس کو جلد مٹاؤں
وفادار یہ شاہ جارج کی پرجا ہے بتاؤں

دوڑ :- میرے سر تہمت دھرتے۔ آپ شک ناحق کرتے۔ اجازت دیں حضور گر۔
میں جلدی سمجھائے سبھی کو بھجوا دوں بچ بچ گر

جواب ڈپٹی کمشنر کا

دوہا

بات تمہاری یہ مجھے کبھی نہیں منظور
بیٹے بنا نہیں نہیں ان کو بڑا غرور

نمبر ۴۵

ان کو بڑا غرور ہے ایسا یہ گاندھی کے چیلے
دیں انگریزوں کو نکال کر تیرے جیسے

ستیہ گرہ کا چڑھا نشہ ہے [illegible]
اگر [illegible] یہاں پر واپس جاتے نہیں [illegible]

دوڑ :- ابھی فائر کروا دوں۔ [illegible] زیادہ باتیں
دیتا ہوں دو منٹ انہیں جلدی [illegible]

جواب [illegible] کا

نمبر ۴۶

چلّا چلّا کر رہے پنڈت جی سمجھائے
لیکن بھاری بھیڑ ہے سُنو کسیکو نائے

سنتا کسی کو نہیں یہ زور کی آواز ہے
وہاں بھی دو منٹ میں میرے طرف جاتے نہیں
کیسے بچاؤں میں انہیں مشکل پڑی ہے جان پر
سوچتے ہیں رام بھج ایشور بچاؤ لاج ہے
ظالم چلا دیں گولیاں دل میں لاوے نہیں
اس کام کو میں چھوڑتا ہوں سرو شکتی مان پر

کچھ اثر پڑا پبلک پہ سمجھانے...... کا
مہاراج لگی... پھر واپس ہجوم ہے جان
ہو گئے کئی زخمی ہیں ہندو لا رے
مہاراج پولیس بن گئی بے رحم آج
مچ گیا شور ہے پیچھے ہٹ جانے کا
اتنے ہی میں دی گولیاں ہیں ظالم نے تان
کھا کر کے گولی جنت گئی سدھارے
زخمی لوگوں کا بھی کچھ کروایا نہیں علاج

زخمیوں پہ اور لاشوں پہ پھر جا قبضہ لیا
اس طرح سے خون ناحق ظالموں نے ہے پیا
مانگتی پبلک پولیس نے پر نہیں اُن کو دیا
بے گناہوں کے لہو سے ہے زمیں کو تر کیا

گیارہ اپریل ہو گئی نہ کھلیں دوکانیں
مہاراج سبھا کر کے یہ ہوا وچار......
جتنا نہیں مانے لیڈر سمجھاتے ہیں
مہاراج پھر پرارتھنا کریں پکار
سب ہی غصے سے بنے سڑی دیوانے
اچھا ہو سب لگا دیں گر اپنے کاروبار
پھر ضلع دھیش کے بنگلہ پہ جاتے ہیں
اگر نہ بھیجو فوجی دیں کر سبھا کھلا بازار

لیڈروں کی کرلی درخواست یہ منظور ہے
بن رہی پبلک وطن پر اس گھڑی منصور ہے
شاہی مسجد کے ہوئی آگے سبھا بھرپور ہے
ہے حکومت کے نشے سرکار بھی مغرور ہے

اُٹھ سبھا ہڑتال نہ کھلنے پائی......
مہاراج دی ہیں جھٹ گولیاں چلائی
اس طرح پڑ گئی جنتا کو جو بھاری
مہاراج [illegible] گیا [illegible] اب ہڑتال
جب جاتے تھے گھر لوگ فوج وہاں آئی
کچھ ہٹا ہٹ کئی کئی کو زخمی دے بنائے
اب لگیں لیڈروں کو باتیں کھاری
اب سنیں امرت کے سر کا سچا احوال

جو کسی امرت سر [illegible] تھا وہی مظلوم ہے
[illegible] ہے
شہر میں چاروں طرف ہو رہا ہے ہجوم ہے
[illegible] گئے معصوم ہے

ڈالو ظالم نے ڈیرا یہاں لگا دیا
مہاراج لوگ چاہیں لاشوں سنگ جائیں
پھر حکم ہوا جا سکتے ہو جا ؤ
مہاراج بنا اک بہت ہی بڑا ہجوم

ہائے رام باغ کو ہے ناپاک بنا دیا
مگر انہیں شمشان جان کی ملی اجازت نائیں
پہ ہے یہ شرط دو بجے واپس آؤ
جو شہید تھے ہوئے انہیں لے چلے قدم سب جھوم

لاکھوں ہی عادم سنگ لے لاشیں گئیں شمشان میں
ڈال دی ہے جان انہوں نے ہند بیجان میں

گو نجتی ہے جے شہیدوں کی فلک آسمان میں
جان لڑا کر مادر ہندوستان کی شان میں

تھی بھیڑ بڑی پر لوٹ دو بجے آئی
مہاراج سنو بارہ اپریل کا حال
ہے ہنسراج سی آئی ڈی کا افسر
مہاراج ہوئے کل جلسہ جلیاں وال

ڈائر ظلم کی پوری شرط کرائی
ہتیا کانڈ کر کو جلتی نوکر شاہی چال
اُس نے کر کے ہے سبھا گھوشنا دی کر
اُس کے پریذیڈنٹ ہنس شر یمان کنہیا لعل

سن لیجئے پہلے ذرا قصور کا حال ہے
کانڈ ہی گرفتار ہو گئے یہ سن ہوئی ہڑتال ہے

یہ خبر پہنچی وہاں پکڑا گیا ستپال ہے
ساری رعایا کو بڑھا غصہ و رنج و ملال ہے

بن کر ہجوم اسٹیشن کو جاتا ہے
مہاراج اُس سمے لیڈر پہنچ جائے
پھر کچھ لوگوں نے اسٹیشن میں جا کر
مہاراج ٹرین میں تھے دو گورے جوان

ایک جگہ آگ کا شعلہ چمکاتا ہے
جلتی ہوئی آگ جا کر فوراً ہی دی بجھائے
لینا ہے تیل ٹرین میں سے نکال کر
انہوں نے پبلک کے اوپر دیا تمنچہ تان

گولی کے چلتے ہی پڑے کچھ لوگ ہیں گر
لیڈروں نے اور گوروں کو لیا بچائے کر

گورے مرے دونوں اسی دم لاٹھیاں رکھ لکر
بھیڑ ہٹوا دی وہاں سے جلد ہی سمجھائے کر

وہاں سے ہٹ کر ہیں لوگ شہر کو آئے
مہاراج پولیس نے دی گولیاں چلائے
اب ہوئی یہاں پہ پرجا شانت ساری ہے
مہاراج سنو پھر امرتسر کا حال

تحصیل راستہ میں ہیں وہ سلگائے
غصے بھری رعایا کو ہے پیچھے دیا ہٹائے
ہڑتال مگر تیا تو سار جاری ہے
تیرہ اپریل کو وہاں پر ہے رچا گیا یہ جال

آج یوں ڈھنڈھورا منادی شہر میں کروا رہا
گر کوئی مجمع بنیگا خون سے دونگا نہا

یہ سخن ہے شہر کے تھوڑے سے حصہ میں کہا
ڈھنڈورا ہنسراج نے بھی کروایا
مہاراج سبھا میں ہنسراج سردار
منہ کر اوپر کو اڑتے جہاز ہوائی
مہاراج چلی اپنے اپنے گھر جائے

گولی چلانے کے لئے ظالم رہا موقعہ چہا
جلیا نوالے میں جنتا کو بلوایا
کھڑا ہو بیخوف رہا لمبا لیکچر پھٹکار
بھولی بھالی پبلک دل میں گھبرائی
ہنسراج یوں سمجھا کر ہے سبکو رہا بٹھلائے

جواب ہنسراج کا

نمبر ۴۸

دوہا

اوے شیر پنجاب مت دل میں گھبرائے
ایسا جگ میں کون ہے جو تمکو کھا جائے

جو تم کو کھا جائے کس لئے شیرو گھبراتے ہو
ذرا ذرا سے خطرہ سے بھی آپ جھجکاتے ہو
ہو کر کے تم اصل کیہری من میں ڈراتے ہو
بٹا آج بہادر بھارت کو تم لگواتے ہو

جو اڑتا ہے جہاز اوپر تمہارا کیا بگاڑے گا
کہا کر کیہری پنجاب کے گر بھاگ جاؤ گے
قضا گر آ ہی جاویگی تو وہ کیا گھر نہ جاویگی
نہیں مرتا ہے جو نج دیش پہ بلیدان ہوتا ہے
گرائے بم نہیں ڈھلکے کیسے تم نے ڈالا ہے
نہ پھیلائی بغاوت نہ سازش کوئی پھیلائی
رہو تم سب نڈر بیٹھے نہ کوئی بات ڈرنے کی

رہو تم ہو نڈر کوئی تمہارے بم نہ مارے گا
تو مردوں میں بتاؤ کسطرح تم منہ دکھاؤ گے
یہاں سے بھاگ جاؤ تو نہیں کیا موت آ دیگی
وہ زندہ ہے صداقت پہ کہ جو قربان ہوتا ہے
نہ سرکاری خزانہ سے کسی نے زر نکالا ہے
بھاگ گئے اور ڈرے کیوں جب شیر ہر بھائی
نہیں تم کو کوئی مارے فکر کیسی ڈرنے کا

دوڑ دہ ... بے فکر بیٹھے لیکچر - نہ رکھئے دل میں کچھ ڈر - فوج بھی گر آجا دے -
تو بھی بیٹھے رہو نڈر وہ گولی نہیں چلاوے

جواب ر گا کا

دوہا

بھارت کا کوئی نہیں ہنسراج کو کال نمبر ۴۹

جو جاتے تھے وہ بیٹھ گئے وہیں تتکال

بیٹھ وہیں نکال ہنس لیکچر پھٹکار رہا ہے — بھولے بھالے پنجابن پہ پھندہ ڈال رہا ہے
بہادری جرعت طاقت کی شیخی مار رہا ہے — ڈائر کے آنے کی اب یہ باٹ نہار رہا ہے

دوڑ :- اگر بھائی مروائے۔ نوکری دونی پاوے۔ یہی لب ہنس سوچ کر۔ رہا سر پیٹ آج دہر - اِدہر وہ خونی ڈائر - رام باغ میں فوجیں بھجواتا پھرتا ہے کایر

جواب جنرل ڈائر کا

نمبر ۴۹

دوہا

اے میرے شیر ببر شور بیر پہلوان
ہو جاؤ تیار اب لے فوجی سامان

لے فوجی سامان نہ دیری اس میں ذرا لگاؤ — کام نہیں مشکل مت تم دل میں دہشت کھاؤ
پڑے نہ کرنا جنگ ذرا بھی ہمت من میں ہلاؤ — دشمن کوئی نہیں کہ تم جسکے ڈر سے گھبراؤ

مشین گن گولیاں بندوق اپنے ساتھ لانا ہے — چلو تیار ہو کر کام اک بھاری بنانا ہے
سبھا کرتے ہیں باغی کچھ باغ جلیانوالے میں — بغاوت کا مزہ سارا ہمیں ان کو چکھانا ہے
وہ خالی ہاتھ ہیں کوئی نہیں ہتھیار رکھتے ہیں — بنا ہم گولیوں کا آج سب کو ہی نشانہ ہے
نہ ایسا وقت ہرگز ہاتھ میں ہے یار آنے کا — غدر جنگ کا ہمیں بس آج ہی بدلہ چکانا ہے
ایک یورپین کی جان کے بدلے میں اب ہم کو — ہزاروں ہندیوں کا خون اب ہم کو بہانا ہے
بہت دن ہو گئے ہمکو چلائے توپ بندوقیں — مشین گن کو چلا کر یاں دل اپنا بھانا ہے
ہمارے واسطے میدان ہے یہ فرانس کا بھائی — جرمنوں کی طرح اب مار کر ان کو گرانا ہے
چلا گولیاں اتنی نہ بچ جائے کوئی ہندی — آج ان بیوقوفوں نے حکم میرا نہ مانا ہے
دکھلائے آپکو کوئی پولیس کا نیچ گر صاحب — بچا دینا اسے گولی نہیں اس پہ چلانا ہے

دوڑ :- جلد تیج دا تیج سے آؤ۔ نہ دیری ذرا لگاؤ۔ آج کر لو من مانی -
دو بہائے دریا خون جیسے بہتا ہے پانی

جواب رنگا کا

دوہا	ڈاکو لے کر گورے کے گورے سکھ جوان جلیانوالے باغ کو فوراً گیا پیان	نمبر ۵۰

لے فوج جنگی اور بندوقیں مشین گن ساتھ میں اس باغ کے اندر مشین جب نہیں ہیں جا سکی وہیں ہیں چلا خود گولیاں فوراً مچی ہے کھلبلی	آہستہ آہستہ چلا ہتھیار خود لے ہاتھ میں تو بیچ ڈائر کے ہر وہ کو ناں تسلی آ سکی بیٹھی ہوئی ساری پرجا گھبرا کے کر بے بھگ چلی

ہاہاکار مچی چاروں دِشی ڈائر گولی رہا چلائے
خالی ہاتھ پر جا کے جاوپر کا پُر زور رہا دکھلائے
جو اُٹھ اُٹھ کر بھاگ رہے تھے فوج انہیں کو گولی مار
پران وہیں بنا کر کے فوراً ہی دیتی دھرن بچھاء
جو دوار چڑھ چڑھ کو دیں تھے ان کی درگتی بھئی اپار
بھالا کرچ مار کر فوراً فوجی دیت کلیجہ پھار
ڈائر وں زوروں سے فوجوں کو مارو مارو رہا پکار
نکل کر کوئی نہ جانے پاوے سب کے ہی دو پران نکار
بچنے کی آشا کر کے ہے کوئی لیٹ زمیں میں جائے
یہی چاہتے ہیں کہ مردہ بن کر لیویں پران بچائے
کوئی چڑھ ہنا ہے برکشو پے کوئی. رہا چھپو دِشی بھاگ
ڈائر سب کو رکھے نظر میں جیسے سڑے مانس کو کاگ
جو دھرتی پے لیٹ رہے تھے اپنے گولی وہی برسائے
برکشوں سے مار کے سب کو نیچے دیا گرائے
دن بھر یکھے بچے بھی ہیں گولی کا بن گئے نشانہ
لاشوں پٹے ہیں لاش ہزاروں پڑے گتھم پے گتھم اپار

زخمی سبنے ہزاروں ہی ہیں ہوسے عمر بھر کو بیکار
سرخ ہوئی دھرتی ساری ہے بہ کر چلی رکت کی دھار
تڑپ تڑپ کر کریں سینکڑوں ہائی ہائی کی پکار
بسمل کتنے ڈوب چکی ہے نیا سے شیل برٹش سرکار
ہتھراج جیسوں لینا سی۔ آئی۔ ڈی منج لگائے
انہیں بچا دینا ڈائر نے فائر اپنے کیتا نائے
لگے سینکڑوں گھر کے تالے ہوئیں ہزاروں دِدھوا نار
رو رو بھارت کی دیوی دیں دشٹوں کی نیند اُکھار
جو ماتا ئیں ہوئیں نپوتی ان کا کیا ہووے گا حال
رو رو کے وہ مرجاویں غایب ہوئے اچانک لال
ڈائر نے یہ آج ڈھنڈورا امرت سر میں دیا پٹائے
آٹھ بجے کے بعد رات کو کوئی گھر باہر نہیں آئے
گر کوئی باہر آئے گا دوں گا گولی سے اُڑوائے
اسی منادی کے کارن سے کوئی سکے نہ لاش اٹھائے
بھاگ رہا ہے ظالم ڈائر جلسہ کو کر کے شمشان
ہاتھ پکڑ کے اُسی وقت ایسے کہتا اِک گورا جوان

جواب گورے کا

دوہا	ہے حضور کچھ میں کہوں خفا نہ ہوں گر آپ انہیں تڑپتے چھوڑتے کرتے ہو یہ پاپ	نمبر ۵۱

کرتے ہو یہ پاپ سمجھ کر کام بنانا چاہئے ❦ جو زخمی ہیں انہیں تڑپتے چھوڑ نہ جانا چاہئے
لاشیں جو ہیں پڑی انہیں جلدی اٹھوانا چاہئے ❦ ہسپتال لکھائیں لوگوں کو اب پہنچانا چاہئے
دوڑ: زخمیوں کو جلدی پیارے۔ شفا خانے پہنچاؤ۔ لاش والوں کے گھر کو

لاشیں تاکہ وہ دفنا سکیں فجر کو

جواب ڈائر کا

نمبر ۵۲

دوہا

صرف ہمارا کام ہے دیں گولی برسائے
دشمن کو ماریں ایا دیں بچ جان گنوائے

دیں جان گنوائے کام رن میں لڑنا اپنا ہے — وقت پڑے پر فرض ہاتھ بڑھ کر لڑنا اپنا ہے
مارو دشمنوں کو وہیں یا رن میں مرنا اپنا ہے — سر جائے لیکن نہ قدم پیچھے دھرنا اپنا ہے

دوڑ:- کام بن گیا ہمارا۔ فرض پورا ہے سارا۔ کسر رہ گئی یہی ہے۔
گر مشین آفند جاتی بن جاتا کام سبھی ہے

جواب گورے کا

نمبر ۵۳

دوہا

میں کہتا کچھ اور ہوں آپ کہیں کچھ اور
اے جناب سن لیجئے بات میری کر غور

بات میری کر غور بلا شک فرض ہاتھ اٹھا ہے مرنا — لیکن جو ہتھیار بند دشمن ہو اس سے لڑنا
بن ہتھیار غریب پر جا پر ظلم نہ چاہئے کرنا — نہیں بڑائی اس سے صرف یہ پاپ پیشانی ہے دھرنا

دوڑ:- ہوا جو ہوا خیر ہے۔ زخمیوں سے نہ بیر ہے۔ شفا خانے پہونچا دو۔
علاج ان کا کرواؤ۔ لاش والوں کے گھر کو۔ پہنچا دو لاشیں تاکہ وہ دفنا سکیں فجر کو

جواب ڈائر کا

نمبر ۵۴

دوہا

نہیں برائی سے ڈریں شد بیر بلوان
ڈرتے پر چاہے سدا کرم ہین انسان

کرم ہین انسان مگر میں جنگ جیت نکلا ہوں — چاہے ہوں دشمن ہزار میں کرتا ناں خطکا ہوں
میں مالک ہوں بڑی فوج کا کئی مشین گن کا ہوں — وقت پڑے پر فوراً جو دیتا رن ڈنکا ہوں

دوڑ:۔ بہت غدار پچھاڑے۔ آج دشمن ہیں مارے۔ جگرت کیجے بھائی
غرض پڑے گی تو دشمن خود ہیں گے دوا کرائی

جواب گورے کا

دوہا — نمبر ۵۵

اگر برائی سے نہیں کچھ ڈرتے ہیں آپ
کرنا ہوگا آپ کو اس کا پشچاتاپ

اس کا پشچاتاپ کام یہ کھوٹا کر دینا ہے
ایشور کو کیا دو جواب اس کا نہ فکر کیا ہے
یہ بھی سوچا نہیں ہیں کتنے دن تک جینا ہے
آج باندھ کے بہا پاپ تمنے سر دھر لینا ہے

دوڑ:۔ نہیں ڈر بار الٰہی۔ دکھ سہنا ہو بھائی۔ یہاں پر ہوئے بڑائی
شور مچا کر سب ہندوستانی دین سزا کرائی

جواب ڈائر کا

دوہا — نمبر ۵۶

جو مرضی سرکار کی وہی کیا ہے کام
سزا نہیں بلکہ ملے مجھے بڑا انعام

ملے مجھے انعام آج سرکاری حکم بجایا
انگریزوں کا غدر ملک کا بدلہ آج چکایا
خوش ہوں حاکم بڑے سبھی ہیں نمک حلال بنایا
ہو جاوے انگلینڈ ملک میں میرا مان سوایا

دوڑ:۔ نہ میں ایشور کو جانوں۔ صرف مطلب پہچانوں۔ فرض پورا کیتا ہے
آج ہزاروں بدمعاشوں کا نام مٹا دینا ہے

جواب گورے کا

دوہا — نمبر ۵۷

ساڑھے سولہ سو کئے فائر آپ جناب
معصوموں کو مار کر ہوئے خوشی شتاب

ہوتے خوشی شتاب آپنے کام کیا مردانہ
لیکن [illegible] صاحب زخمی لوگوں کو تڑپایا

لاشوں کے اٹھوانے کا چاہیئے تھا حکم دلانا ‖ زخمی لوگوں کو اب چاہیئے اسپتال پہنچانا

دوڑ:- جنگ کا یہ رواج ہے۔ زخمیوں کا یہ علاج ہے۔ چاہئے دشمن بھی ہووے
مرہم پٹی دوا کریں سب دکھ درد کو کھووے

جواب ڈائر کا

دوہا

بے شک ہے یہ جنگ کا قواعد اور رواج
لیکن بھائی ہووت ہے کسی کا وہاں علاج

نمبر ۵۰

کسی کا وہاں علاج کہ جو لڑنے میں ہوت برابر ‖ ہمیں مارنے میں بھی خود مرنے میں ہوت برابر
پکڑیں ہم وہ گرفتار کرنے میں ہوت برابر ‖ دونوں درد و زخمیوں کے ہرنے میں ہوت برابر

دوڑ:- ہمارے یہ غلام ہے۔ برابر کا نہ کام ہے۔ جنگ کی شرط بنھاویں۔
ہم کو ہے کیا غرض کس لئے ہم علاج کرواویں

جواب گورے کا

پبلک کی رکھشا کرے پہنچاوے آرام
کشٹ سبھی دیوے مٹا یہ راجہ کا کام

کام راجہ کا نہیں دین ستانا ہوتا ‖ باڑہ کا کام نہیں کھیت کو کھانا ہوتا

جواب ڈائر کا

میں نہ راجہ ہوں مجھے راجیہ نہ کرنا آتا ‖ میں تو فوجی ہوں مجھے مارنا مرنا آتا

جواب گورے کا

آپ کو بھار ہے شاشن کا اٹھانا ہوتا ‖ اس لئے آپ کو راجہ ہی بتانا ہوتا

جواب ڈائر کا

دہیان راجہ کی طرح مجھ کو نہ ڈرنا آتا (دوڑ) دہرم سے باپ سے مجھ کو نہیں ڈرنا آتا

جواب گورے کا

آپ مانیں یا نہیں مجھ کو جتانا ہوتا (دوڑ) دہرم انسان کا سدا مجھ کو نبھانا ہوتا

جواب ڈائر کا

مجھ کو باتوں کے سمندر میں نہ ترنا آتا (دوڑ) تیری درخواست کو منظور نہ کرنا آتا

جواب رنگا کا

دوہا

انتی کر کے چل دیا ڈائر ہاتھ جھڑائے
رہے سہت ڈیرہ کیا رام باغ میں جائے

رام باغ میں جائے فوج نے فوراً گھانا گایا (دوڑ) ڈائر نے پھر فوجی پہرہ شہر مائیں لگوایا
آٹھ بجے سے پہلے خونی گھنٹی کو بجوایا (دوڑ) گر کوئی گھر سے باہر نکلے تو جا مروایا

دوڑ:۔ شہر میں کولاہل ہے۔ کسی کو چین نہ پل ہے۔ ہوا گھر گھر رونا ہے
دو گورے کرتے وچار کہ مالدار ہونا ہے

جواب ایک گورے کا

دوہا

آج خدا نے ہاتھ دیا موقع ہیں الوپ
لوٹو ان کا زر و مال سے ابھی بنیں گے بھوپ

آج موقع بیچھے سے کا جیب اپنی سبھی مال و زر سے بھریں
پھر سے آزاد ہیں اور دل شاد ہیں ہم نہ ہرگز کبھی ظلم کرنے سے ڈریں

باغ جلیاں میں ہیں پڑے جو بشر بیویں جیبیں کتر کام اپنے کریں
دولت و مال و اسباب سب لیں چُرا کوئی بولے تو خنجر گلے پہ دہریں

جواب دوسرے گورے کا

آپ نے دوست مجھ کو سنائی بھلی اب چلو جلد تاخیر کرنا نہیں
مال اسباب لیتے برابر ہیں جیب اپنی ہی اپنی کو بھرنا نہیں
دہرم سے پاپ سے نہ سرکار سے خوف خالق سے بھی آپ ڈرنا نہیں
مال بھیجیں گے انگلینڈ اپنے مکان بال بچوں کو بھوک مرنا نہیں

جواب پہلے گورے کا

جو لگے ہاتھ حصہ وہی صرف سب بانٹنے کا تو کرنا ذکر ہی نہیں
مال دونوں کو تقدیر لگ جائے کم زیادہ کا کرنا فکر ہی نہیں
آج ہیں ہم بہادر دلاور ہوئے کوئی ہم سا تو سینہ سپر ہی نہیں
خوف رکھتے خدا کا نہ انسان کا کوئی دنیا میں ہم سا نڈر ہی نہیں

جواب دوسرے گورے کا

میں کروں ہوں پسند آپ کی بات کو اب ذرا آپ دیری لگاؤ نہیں
کام کرنا ہے پورا کرو جلد ہی وقت باتوں میں اب تو بتاؤ نہیں
گر کوئی اور بھی جیب تر کر گئے ڈوب جاؤ وہاں مال پاؤ نہیں
اس سے بہتر بھی ہے چلو باغ کو وقت ہے قیمتی تم گنواؤ نہیں

جواب رنگا کا

دوہا	دونوں گورے جا رہے جلیانوالے باغ

بدکاروں کے دل لگی ہے لالچ کی آگ

ہے لالچ کی آگ چلے رفتار تیز جاتے ہیں ۔ لوریٹیروں کو بھی لاشوں میں پھرتے پاتے ہیں
پہلے آئے نہیں ہاتھ مل مل کے پچھتاتے ہیں ۔ خیر ٹلے سو سبھی سوچ کر مال نکلواتے ہیں

ہزاروں رو ہیں دیوی شہر میں شور چھایا ہے ۔ کوئی کہتی میرا بیٹا نہیں تم کنتھ آیا ہے
گئے تھے وہ سبھا میں آج اس جلیانوالے میں ۔ جہاں پر نیچ ڈائر نے بندوقوں کو چلایا ہے
نہ کوئی کی برائی تھی بغاوت بھی نہ کوئی کی ۔ نشانہ گولیوں کا بیگناہوں کو بنایا ہے
دسے رنگروٹ ذرے سے بھی مدد کی جنگ میں ہمنے ۔ مزہ ہی اس وفا کا آج ڈائر نے چکھایا ہے
مٹے دنیا سے اے ڈائر جلد نام و نشان تیرا ۔ مٹے سرکار وہ جس نے ظلم ہم پر کرایا ہے
تڑپ کر کے مریگا زخمیوں کی بھانتی او ڈائر ۔ پنوتی اور بیوہ کر ہزاروں کو ستایا ہے
مچا رونا ہے گھر گھر میں ہوئے مظلوم ہیں سبھی ۔ بڑا ماتم کا ہو شور یہ سب نے مچایا ہے
بیان حالت نگر کے رنج کی ہوتی نہیں مجھ سے ۔ اس لئے سورہ ستی دیوی رتن کا ذکر لایا ہے

نوٹ :- رتن کا جب پتی پر یہ ور - نہیں پہنچا ہے گھر پہ - ستی فوراً گھبرائی -
روتی ہے ہلکی بھر بھر کر آنسو رہی گرائی

جواب رتن دیوی کا

دوہا

آہ نیچ نے کر دیا جلیانوالا کھیت
تم پتی تھے وہاں پہ گئے سبھا دیکھنے ہیت

تھے باغ میں تم پتی گئے ہا اجتک آئے نہیں ۔ اب آٹھ بھی ہیں بج چکے پر درشن دکھلائے نہیں
ہا لوٹرے وہ ۔ باغ میں ہو چکے تھی ہاں ۔ ورنہ نہیں اس وقت تک آئے بجا رہتے یہاں
اب چین پڑتا ہے نہیں آتی ہے ہلکی پھری ۔ بن پران پیارے کے ہوئی سو برس اک گھڑی
یدی مر گیا ہوگا پتی میں بھی وہیں مرجاونگی ۔ نج دھرم کو پورا کروں دکھ سندھ سے ترجاونگی

جواب رنگا کا

روون رتن کا سنت ہی دو پاڑوسن آئے
دیوی کو سمجھانے کرو ہیرج جی بندھائے

جواب پڑوسن کا

دوہا

اے دیوی مت روون کرو ہیرج دل میں دھار
تو سے پریتم آجائے گا بھلی کریں کرتار

بہنا ذرا دو ہیرج دھرو پتی آپ کا آجائے گا
زخمی ہوا ہوگا صبح اس باغ میں پا جائیگا

گر آ گیا ہو باغ سے رستہ میں ٹھہرا ہو کہیں
کل آپ کو مل جائیگا بہنا فکر کیجے نہیں

اب رات بھر تو کیجئے دیوی یہاں وسرام ہے
ہم کو بتا دو گر ہمارے یوگیہ کوئی کام ہے

جواب رتن دیوی کا

دوہا

بنا نیر مچھلی مرے تڑپ تڑپ کر بھین
بنا منی کے سرپ کو پڑے گھڑی ناں چین

پڑے نا گھڑی ناں چین اب وہ ہی میرا بھی حال ہے
چھین چھین بڑھے ہے میرے ہردے میں غم کو رنج ملال ہے

وہاں پڑے تڑپیں پیا سکھ سے بتاؤں میں یہیں
دھکار ہے جینا اگر انکو نہ ڈھونڈوں بھین میں

میں پران پیارے بن کروں اک پل نہیں بسرام ہے
جلیا تو اے منک جلو بس آپ سے یہ کام ہے

جواب پڑوسن کا

کیا آپ نے ڈاکو کی سنی منادی ناہیں
گر ہم باہر جائیں گے فوراً مارے جائیں

مر جاویں گولی کھا کے سنے کیا بیاری
مت کرو ارادہ تو سکھ پیاری

میری بھین اگر باہر جاویں گے آج
جان اگر بچیگی بچے ناں حیا شرم کی آج

کہو پھرتے پہرے دار گولیاں مارتیں
ویں بد جان سے زخمی بنا پچھاڑیں

میری بہن صبح یہ پریتم آویں گے   رکھو بھروسہ ایشور پر کارج سر جاویں گے

جواب رتن دیوی کا

دوہا

ایش بھروسہ صبر اُر دھیرج استقلال
تب جاتے ہیں بھاگ سب جب ہو رنج ملال

جب سر پے پڑتا ٹوٹ دکھ پربت ہے   تو نہیں ساتھ دے دیکھیہ بات بسنت ہے
میری بہن سکھ میں دیتے ساتھی ساتھ   دکھ پڑے گر آئے دکھا کر پیٹھ سبھی بھگ جات
میں ڈائر کی سب ہی باتیں جانوں ہوں   گورے ماریں گے یہ بھی میں مانوں ہوں
میری بہن مجھے مرنا ہے دونوں بھانت   مر جاؤں یا پتی پاؤں تب ہوئے آتمہ شانت
نہیں پتی ملیں گے تو میں پران گنواؤں   تم گھر جاؤ میں جلیاں والے جاؤں
میری بہن آپ جب گھر پے آرام   جان ہتھیلی پہ رکھی ہے مدد کرینگے رام

جواب پڑوسن کا

دوہا

ہم نے تم سے کہی تھی صرف لابھ کی بات
خفا نہ ہو جے باغ میں چلیں آپ کے ساتھ

گر جان جاسے تو جانے نہ گھبرائیں گی   ہم ساتھ تیرے جلیانوالے جائیں گی
میری بہن پڑوسن کا دین دھرم نبھائے   تیرے ہیت لگے گولی تو بھی بے پرواہ تانے
گر فرض ہمارا پورا نہ [illegible] بین کریں ہم   تو اس سے یہ بہتر ہے ڈوب مریں ہم
میری بہن اگر تو سے پران پتی لمجائے   تو تمنت ہے سپھل پشپ مکھ مرجھایا کھلجائے
گر وہ پاویں گے تم تو سورگ سدھائے   تو تو مرجاوے کھا کر وہیں بچھاڑ سے
میری بہن سنگ ہم بھی دیں اشک بہائے   زور کریں کیا ایشور آگے نہیں پار بسا [illegible]

جواب [illegible] نگا کا

دوہا

دوپڑوسنیں سنگ لے دیوی قدم اٹھائے
آج بھیانک وقت میں جلیانوالے جائے

جاتی ہے جلیانوال) کو تیزی سے قدم اُٹھاکر — اَ رو رہی ہے آنکھ سے آنسو رہی برساکر
جو تھے وہاں گورے کھڑے اُنسے نظر بچواتے ہیں — وہ باغ جلیانوال کے آگے گئی جھٹ آتے ہیں
لکھ خون کی بہتی ندی دیوی وہاں گھبرا گئی — دیکھے پڑے ہیں لتھ لاشونکے بڑی ویاکل بھئی

اوپر کی لاشیں نیچے رکھے اُٹھا کر — دھرتی پر سب کو سیدھا رہی لٹا کر
دہار اج پھرے کرتی نج پتی تلاش — لکھ کر لاشیں گھنی ہوئی وہ من میں بڑی نراش
پر روتی ہے بے زار ڈھونڈھتی جاتی — آنکھیں سے آنسو کی ہے دہار بہاتی
دہار اج پھریں کئی وردی وارے جوان — کرتیں جیبیں مردوں کی ڈھونڈھیں دو شیطان لت
یہ حال دیکھ ہے رتن بہت دکھ پائی — یہ ڈاکو ہیں کہ وشٹ قصب ئی
دہار اج نہیں پایا اُس کو بھید تار — اُن پڑوسنوں کو کہتی ہے دیوی سخن اچار

جواب رتن دیوی کا

دوہا

اے بھینا نج دہام کو جاؤ کرو نہ بار
تم نے وپدا کے سمے کرپا کری اوپار

کرپا ہے کرپا آپنے جان ڈال جوکھم ہیں لئی — اس باغ میں مجھکو تہن پہنچا دے تم نے ہی کری
یدی مل گئے پتی دیو تو تم سے صبح ملجاؤنگا — ورنہ میں پیارے پران پتی کے سنگ پران دیونگی

جواب پڑوسن کا

دوہا

جب تک تیرا پران پتی تجھ کو پاوے نائیں
تب تک تجھ کو چھوڑ کر نہیں مکان کو جائیں

جواب رتن دیوی کا

دوہا

بہنا تم نے جو دیا کری دہرم پہچان
میں بھولوں نہیں آپ کا سات جنم احسان

احسان میں بھولوں، نہیں جو ہے دیا تم نے کری
اب جائے بنج دہام کو بس کیجے آرام ہے

پر اب نہیں تکلیف دوں چاہے دکھوں سے ہوں بھری
کوئی نہ ملے رستہ میں رکھشک تمہارا رام ہے

جواب پڑوسن کا

دوہا

حکم آپ کا سب طرح ہے مجھ کو منظور
اس لئے بنج دہام کو جاتی ہے مجبور

جاتی ہیں ہم مجبور تم اتنی ترس دل لائیو
گر کہیں تیرا پیا تو کل تہیں مل جائے گا

مریو مت اس باغ میں اک بار گھر پہ آئیو
گھبرائیو مت ہے بہن وہ آپ کے گھر آئیگا

جواب رنگا کا

دوہا

وہ پڑوسنیں اٹھ گئی اپنے اپنے دہام
رتن کر رہی ہے یہاں تیزی سے بنج کام

تیزی سے بنج کام پتی اپنا تلاش کرتی ہے
خون کے دریا میں پھرتی ہے پھسل پھسل گرتی ہے

وہ دو دوسن کی لاش اٹھا کر دہرتی ہے دہرتی ہے
ہائے ہائے پانی پانی سن مردہ ہری ڈرتی ہے

دوڑ وہ مال ڈاکو نکالتے۔ جیب میں ہاتھ ڈالتے۔ پاس بسمل کے آئے
ہوئے زخمی ایسے سخن سنائے

جواب زخمی کا

اُو نادار حم کیوں نہ آتا تمہیں آدمی کی شکل کیا نہ انسان ہو
رنگ گیا تمہارا بلا شک ہو اولاد کے ہو سیاہ پورے ہی شیطان ہو
مال و دولت کو کیا ساتھ لے جاؤ گے کچھ وچار نہیں آپ حیوان ہو

رچہ پانی پلا دو ہمیں تم مہر ہم نہ بھولیں تمہارا جو احسان ہو

جواب گورے کا

گرچہ کہہ کہہ کر ٹھوکریں دیں جمع مال و دولت جو ہے پاس رکھ دو ادہر
ہم غلاموں کو پانی پلاویں بھلا بھلا ہو تو فیہ دیکھی رسم ہے کدہر
مال و دولت کو پا موج ہوویں گڑا اپنی شرابیں پھریں دل چھیگا جدہر
خوب دل شاد ہو عیش و عشرت کریں کھائیں یہ گوشت انڈے منگے سگر

جواب زخمی کا

شور جگت میں چمکتا اجول ہندوستان
وشٹو تم نے کر دیا ہائے اسے شمشان

سوہنی

گردشِ ایام میں ہم کو ستا لو آپ بھی
کھا رہے ہیں ٹھوکریں ٹھوکر لگا لو آپ بھی

ارمان دل سب نے نکالے سب طرح سے ہند میں
باقی نہ رہ جائے دل ارمان مٹا لو آپ بھی

[illegible] آزمائی ہند پہ تلوار تھی
سر جھکایا آج تیغ آزما لو آپ بھی

آ چکے بدکار لاکھوں خون کے پیاسے یہاں
ہیں ہڈیاں باقی رہی ان کو چبا لو آپ بھی

ہو چکے اس ہند میں لاکھوں ہی قتل عام ہیں
بیگناہوں کے گلے خنجر چلا لو آپ بھی

زر مال لوٹا غزنوی نے ہند پہ حملے کئے
زر لوٹ کر اپنے خزانہ کو بھرا لو آپ بھی

حق پانڈوؤں کا چھین لینا کوروؤں نے تھا کبھی
ہندوستان کے قدرتی حق کو دبا لو آپ بھی

دُشٹ دساشن دروپدی کا اتارا چیر تھا
کپڑے ہماری دیویوں کے پھاڑ ڈالو آپ بھی

کنس نے مارا کبھی تھا بالکوں کو ہاتھ سے
معصوم بچوں کو فلک سے بم گرا لو آپ بھی

ہرنکشپو نے کریں سکی نہ باتیں بند تھیں
اب کوئی قانون ایسا ہی بنا لو آپ بھی

اورنگ نادر سے کئے محمود نے ہم پہ ظلم
ظلم کی تلوار اب ہم کو دکھا لو آپ بھی

راون فقیروں پہ کرے تھا سختیاں ظلم و ستم
جیل میں بھر کر ہمیں کبھی اتنو سٹرا لو آپ بھی

جو نتیجہ ظلم کا ان ظالموں کو تھا ملا
سوریہ کہتا ہے وہی جلدی سنبھالو آپ بھی

جواب رنگا کا

دوہا

زخمی یہ کہنا رہا ڈاکو مال زر کار
فوراً ہی آگے بڑھے جیبیں رہے سنبھار

جیبیں رہے سنبھار چھوں وحشی زخم تڑپتا ہیں
پھرتے گورے جوان وہ ذرا نہیں کھاتے ہیں
پانی پانی مرے مرے زوروں سے چلاتے ہیں
نہ ملے پانی بھولوں کے پران نکل جاتے ہیں

دوڑہ۔ دیا دیوی کو آفت - پار کچھ نہیں بسا تی - پتی اب تک نہیں پایا
بیزار کھڑی وہ پیٹ پیٹ کے کایا

جواب رتن دیوی کا ولاپ کرنا

آہ دئی کیسی بنی لٹا میرا گھر بار
آج اچانک ہو گیا غایب پران ادھار

غایب ہوا پیارا میرا ہائے اب تلک پایا نہیں
بن پیو کے یہ زندگی ہے اک گھڑی بھاتی نہیں
بھگوان اب کر کے دیا اس دکھ سے اب چھڑوا دینا
میں تھک گئی لاشیں اٹھا پر وہ نظر آیا نہیں
کیا بجر کی ہے ہو گئی پھٹتی میری چھاتی نہیں
ہم پران پیارے پاس اب پہنچا دو پہنچا دو

میں پتی دہیں ہوں دین بنا جل میں پڑی تڑپھاؤ نگی
مرجاؤں گی اگر پیارا پتی یہاں نہ پاؤں گی
ڈھونڈ رہی ہوں بہت دیر سے لاشیں بہت اٹھاتی ہوں
دیکھ دیکھ میں سب کے مکھ کو آگے بڑھتی جاتی ہوں
نہیں تاب تن من میرے چشموں سے اشک بہاتی ہوں
بنا پران پیارے کے درشن غم میں غوطے کھاتی ہوں
پریتم مل جاویں گے دل کو کب تک صبر بندھاؤ نگی
مرجاؤں اگر پیارا پتی یہاں نہ پاؤ نگی

اب ہار گئی ہیں پھرتی پھرتی دل میرا گھبراتا ہے
سب بدن ہوا بیکا اور مم سو اسشش نکلتا جاتا ہے
ٹوٹے گا اب رنج الم سے اور دنیا سے ناتا ہے
پرورش بنایا یہ من پاپی میرے دم کو اٹکاتا ہے
پیا وِرہ ہیں سُر پر جاؤں وہ پرم نیننوں بنجھا وُنگی
مر جاؤں گی اگر پیارا اپنی یہاں نہ پاؤنگی

جواب رنگا کا

دوہا
رتن دیوی کو پا گئی اپنے پتی کی لاشش
کرتی گھور وِلاپ ہے مرتک دیہ کے پاس

رتن دیوی کا ورلاپ

دوہا
ہائے ہزاروں ہی وسے تڑپ رہے ہیں مار
دنیا سے اُٹھ جائیو یہ پاپی سرکار

اٹھ جاوے یہ سرکار جس نے ظلم بڑا ہی کیا
ہائے گولیوں سے ہے ہزاروں کو بنا چھلنی کیا
ہائے ڈائر دُشٹ تیں یہاں پر بچھائی لاشش ہے
اب جائیو پاپی تیرا سروسوستیا ناس ہو
پرانوں سے پیارا مم پتی ڈالا یہاں پر بھون ہے
سرکار ظالم نے کیا اس جا پہ ظلم جنون ہے

جاوے ڈائر سروسو ہی ناشش تمہارا
تو نے مارا ہے پیارا پتی ہمارا
ہائے دُشٹ یہاں ہے نالائق سرکار
ورنہ تجھ کو تیج چڑھایا جاوے سولی دار
تو اسی سڑک پہ ضعیف گرایا جاوے
آتے جاتے ٹھوکر سے ٹھکرایا جاوے
ہائے رام صبر مجھ کو نہیں آوے گا
جب تک یہ بدکار نہ ڈائر مارا جاوے گا
جس تیغ حکومت نے یہ ظلم کرایا
مجھ ابلا کو بھاری دکھ دکھایا
ہائے رام مٹا دو اس کا جگ سے نام
اس بدکار حکومت نے مجھکو لوٹا ہے رام

ہیں یہاں ہزاروں گے لاڈلے مارے
ہائے رام تیری درگاہ میں آوں گی
انصاف عدالت تیری میں ہووے گا
میرے رام پڑے گی نرک کنڈ سرکار
لی چھین سرپ کی منی آج ہتھیادے
ہائے رام چھٹا ہے مم جیون آدھار
رہ کر جیوت میں ڈاین نہیں کہاؤں
میرے پربھو پتی ورت دھرم نبھاؤنگی

ڈائر پاپی نے بھاری ظلم گذارے
ڈائر کو اس کے کُوکرم کی سزا دلوانگی
ڈائر ظالم سرپٹ پیٹ رووے گا
جس نے دیکر حکم کرائی دو ہوا کئی ہزار
دی ہین بنا بن جل کے ہے بچارے
میں بھی نج پتی سنگ مروں گی گلے کٹاری مار
اپنا کلنکنی نام نہیں دھروا ؤں
پروں چتا میں کود سنگ پتی کے جل جاؤنگی

جواب رنگا کا

سن دیوی کے رون کو آسمان تھراتت
اک لڑکا نہی پڑ بن پانی تڑ پھتات

تڑپھات ہے پانی بنا کوئی نہ پیاون ہارہے
اُسنے رتن سے یوں کہا یہاں سے اٹھانا مانہے
سردی سے وہ لڑکا وہاں تھر تھر رہا تھا کانپ ہے

سردی ستاتی ہے اسے کپڑا نہیں لاچار ہے
دیوی کہے اُٹھوں نہیں چھینا نہ کیجے بھوار ہے
اک وستر سے دیوی رتن اسکو دیا جھٹ ڈھانپ ہے

کچھ دیر بعد اک سکھ مہاشے آئے
مہاراج رتن کے پتی کی لاش اٹھائے
دیوی پتی شو کے پاس ولاپ کرے ہے
مہاراج ذرا سنیئے گا کان لگائے

سکھ کر دیوی کو نین نیر بھر لائے
سوکھی سی اک جگہ دیکھ کے دینی ہے رکھوا
بیٹھی روتی ہے دھیرج نہیں دہر ہے
وہ سردار رہا دیوی کو ہے ایسے سمجھائے

جواب سردار کا

اے بہنا رووے مت دھیرج دل میں دھار
ہے میرا بھی چھوٹا سُن سُن رون قرار

تیرا اُسن سُن رُودن میری چھاتی پھٹے دھیر دل میں ذرا آپ لاؤ بہن
آپ رو رو کے چشموں سے آنسو بہا آتما ست پتی کی ستاؤ بہن
سورگ جاتے تمہارے پتی دیو ہیں مت انہیں راستہ میں رکاؤ بہن
نام اُن کا شہیدوں میں رکھا گیا سورگ میں تم انہیں مت رلاؤ بہن

جواب رتن دیوی کا

ہائے ڈائر نے مارا ہے میرا بلم کسطرح دھیر میں بن پیا کے دھروں
آب بن جیسے مچھلی تڑپ کر مرے میں بنا پران پیارے تڑپ کر مروں
جان انہوں نے وطن پہ ہے قربان کی میں بنھاؤں دھرم سنگ انکے جروں
جائے ہیں سورگ سیوا کروں پیو کی آتما کو میں سنتوشٹ انکی کروں

جواب سردار کا

ہو گئے ہیں وطن پہ یہ قربان اب کام انکے کو تم مت بھلاؤ بہن
جو ملا ہے انہیں اس دھرم کا ثمر آپ رو رو اُسے مت چھپاؤ بہن
تم ہو ثابت اور دھرم اور ایمان پہ بعد مرنے کے جنت میں جاؤ بہن
گر مرو خود کشی کر یہاں آپ تو دکھ بھاری پتی کو دکھاؤ بہن

جواب رتن دیوی کا

ملک بھارت میں اربوں ستی ہیں ہوئیں چاہے جتنی نظیریں کروں پیش ہم
نام روشن انہیں کا جہاں میں ہوا کیونکہ پورا کیا تھا انہوں نے دھرم
آپ اس دھرم کو کر رہے خود کشی یہ مہربان سیکھی کہاں کی رسم
جھوٹ باتوں میں میں تو نہ آؤں کبھی کر دکھاؤں کہ جو ہے ستی کا کرم

جواب سردار کا

لاش پتی سنگ جلنا دھرم ہے مگر بات میری پہ کچھ غور لاؤ بہن
کام تمہارے جو کرتے تھے کریں وہ دھوا جسے پورا کراؤ بہن
جس حکومت نے مارا تمہارا پیا نام اس کا جہان سے مٹاؤ بہن
روح ان کی مناوے خوشی اس گھڑی آپ انکی طرح سو رگ جاؤ بہن

جواب رتن دیوی کا

بات میرے سمجھ آگئی آپ کی جان پتی کی طرح لڑاؤں گی میں
خدمت ملک سے پیچھے ہٹوں قدم اپنے کو آگے بڑھاؤنگی میں
جس نے مارا ہمارا ہے پیارا یہاں اس کو مٹی ملاؤں گی میں
کام مردوں سے جو اب تلک نہ ہوا کام پورا ہی کر دکھلاؤنگی میں

جواب سردار کا

آج مجھکو ہوا ہے یہ پورا یقین اب بنے ملک آزاد ہندوستان
دیویوں نے اُٹھا ہے یہ بیڑا لیا ظالموں کا مٹا دیں گی نام و نشان
خدمت قوم میں تم بڑھاؤ قدم یہ ہی خوش قسمتی ملک کی ہے یہاں
آپ کے آہ و نالاں و جوشش سے کانپتا ہے یہ سارے کا سارا جہاں

جواب رتن دیوی کا

خدمت قوم کسی کو بھلا خدمت قوم کہکے دکھاؤں گی میں
ظلم ڈائر نے جو آج ہم پہ کیا وہ بتا کے ہی نفرت پھیلاؤنگی میں
ہائے باغی ہیں سمجھے وفادار کو کہتے باغی کسے ہیں بتاؤنگی میں
آہ میری میں کتنا اثر ہے چھپا ظالم کو یہ جلد ہی جتاؤں گی میں

جواب ڈینگا کا

دوہا

دیوؤں نے یہ سخن سن دئے پھول برسائے
بھارت کی جے دھونی سے آسمان تھرآئے

تھرا رہا ہے آسمان چھوں اور جے جے کار ہے زخمی کہیں دیوی رتن کو دھنیہ بار مبار ہے
ہے ہو گیا سنتوش اُسکا سورگ میں پرچار ہے سُنکر بدت چیت ہو گئے سب دیوتے شوچار ہے
اے سجنو کیجئے میراب آپ بند سے ماترم جے بول بھارت کی حصہ ہوا پہلا ختم

ضروری نویدن

صاحبان! اس کتاب کا دوسرا حصہ جلد ہی شائع ہونے والا ہے۔ اس حصے میں سورتن دیوی کا زخمیوں کو پانی پلانا، لیڈران کی گرفتاریاں، پولیس کا بھلے آدمیوں کو تنگ کرنا، وکیل بیرسٹروں کا سپیشل کانسٹبل بنایا جانا اور ان سے قلیوں والا کام لینا، مالدار لوگوں کی جائیداد ضبط کرنا، سرکاری گواہ بنانے کے لئے بھلے آدمیوں کو تنگ کرنا، پیٹ کے بل چلانا، سر بازار بے گناہ ہندوستانیوں کو ننگا کر کے کوڑے لگانا، ہندوستانی دیویوں کی بے حرمتی کرنا۔ مردوں اور عورتوں کی خفیہ جگہ لکڑیاں چلانا، عورتوں کے منہ پر تھوکنا، سپیشل کورٹوں میں گواہوں کو دھمکا کر من مانے اظہار کرانا، کالا پانی اور پھانسی اور جلاوطن کی سزائیں دینا، غرضیکہ بے گناہ پنجابیوں پر وحشیانہ ظلم و ستم کا ہو بہو فوٹو کھینچا گیا ہے۔ اگر آپ پنجاب میں ہوئے ظلم و ستم سے بخوبی واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس دوسرے حصے کا بھی ایک بار ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اس حصے سے آپ کو پتہ لگے گا ہماری سرکار مہربان نے ہمارے ساتھ کیسا وحشیانہ سلوک کیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت چھ آنے کے قریب ہے۔ برائے مہربانی اسے ایک بار پڑھ کر مشکور فرمائیں۔ پنجاب میں ہوئے ظلم و ستم سے واقف ہونا ہر ایک ہندوستانی کا فرض ہے۔ امید ہے کہ آپ اس دوسرے حصہ کو شائع ہوتے ہی ضرور خریدیں گے۔ پہلا حصہ ہندی میں بھی تیار ہے اور دوسرا حصہ بھی ہندی اردو دونوں زبانوں میں تیار ہوگا۔

سورج بھان ورما
بھوانی

دوم

اشتہار عام

ہماری دوکان پر سب قسم کے زرگری اوزار عمدہ بڑھیا اور کفایت سے مل سکتے ہیں۔ جیبی اور کلائی کی گھڑیاں ٹائم پیس، وکلاک ریڈیم ڈایل کی یعنی اندھیرے میں ٹائم بتلانے والی گھڑیاں گھڑی کے رولڈ گولڈ کی اور سفید چین۔ گھڑی کے عابر اور سپنگ کے بٹوے کنڈی دار گھڑیوں کے چمڑے مخمل کے تسمے ہاتھ کی گھڑیوں کی چین جوڑیاں وغیرہ اور قطب نما کمپاس غرضیکہ گھڑیوں کا کل قسم کا سامان اوزار گھڑی سازی وغیرہ کفایت سے مل سکتے ہیں۔ بلور پتھر کے اصلی چشمہ۔ چشمہ کے رولڈ گولڈ کے نکل کے فریم۔ تاڑیاں غرضیکہ کل قسم کا چشمہ کا سامان عمدہ اور کفایت سے مل سکتا ہے۔ اگر آپ کو کسی قسم کے اوزار گھڑی کلاک۔ چین بٹوے۔ چشمہ فریم چشمہ خانہ وغیرہ کی ضرورت ہو تو نیچے لکھے پتے سے ایک بار منگا کر آزمائیں سب سے چیزیں بڑھیا اور کفایت سے ارسال خدمت ہوں گی۔ ہمارے یہاں ملنے والی کتابیں:-

سانگیت لیلیٰ مجنون ہندی .... قیمت ۳ر

〃 〃 اوڈوائر شاہی ہندی .... قیمت ۲ر

〃 〃 〃 اردو .... قیمت ۶ر

〃 〃 〃 دوسرا حصہ چھپنے والا ہے۔

کتب فروشوں کو بھرپور کمیشن دیا جاوے گا۔ سٹوک خریداران کو ہم سے نیچے لکھے پتہ پر خط وکتابت کریں۔

پتہ

سورج بھان چندو لال گھڑی۔ چشمہ اور زرگری اوزار فروشں ہالو بازار بھوانی۔